ذوالحجۃ الحرام

کے فضائل

تصنیفِ لطیف

حُضور فیض ملّت مفسر اعظم پاکستان

حضرت علامہ الحافظ ابوالصالح

مُفتی محمد فیض احمد اُویسی رضوی نوراللہ مرقدہ

www.faizahmedowaisi.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہِ

ذو الحجۃ الحرام کے فضائل

از

شمس المصنفین، فقیہ الوقت، فیضِ ملّت، مُفسرِ اعظم پاکستان،خلیفہ مفتی اعظم ہند

حضرت علامہ ابو الصالح مفتی **محمد فیض احمد اُویسی رضوی** محدث بہاولپوری نور اللہ مرقدہ

نوٹ: اگراس کتاب میں کمپوزنگ کی کوئی بھی غلطی پائیں تو برائے کرم مندرجہ ذیل ای میل ایڈریس پر مطلع کریں تاکہ اُس غلطی کی تصحیح کرلی جائے ۔(شکریہ)

admin@faizahmedowaisi.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

﴿ذوالحجۃ الحرام کے فضائل﴾

یہ اسلام کا بارہواں مہینہ ہے یہ مہینہ حج کا مہینہ کہلاتا ہے۔کیوں کہ حج جیسی مقدس عبادت اِس ماہِ مبارک میں رکھی گئی ہے۔اِس مہینے کی خوبی اَحادیثِ مبارکہ میں بکثرت آئی ہے۔

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ پاک نے ماہِ ذی الحجہ کو بڑی بزرگی اور فضیلت کا مہینہ فرمایا ہے۔آپ نے ﷺ فرمایا کہ اِس ماہ کے دس(10)دن بہت متبرک ہیں اور اِس کی عبادت کا بہت ثواب ہے اور فرمایا کہ دس(10)دن میں تین(3)دن کثرت کے ساتھ اپنے رب کی عبادت کرو۔وہ تین(3)یومِ ترویہ یعنی آٹھ(8)تاریخ،یوم عرفہ یعنی نو(9)تاریخ،اور یوم نحر ذی الحجہ کی دس(10)تاریخ ہیں۔یہ تین(3)دن تمام دنوں سے زیادہ مبارک ہیں اور اِس کی عبادت کا بے انتہا ثواب بھی ہے۔

نفل نماز: ماہِ ذی الحجہ کی پہلی شب بعد نمازِ عشاء چار(4)رکعت نماز دو(2)سلام سے پڑھے۔ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص پچیس(25)پچیس(25)مرتبہ پڑھنی ہے۔اللہ پاک اِس نماز پڑھنے والے کو بے شمار نمازوں کا ثواب عطاء فرمائے گا۔(انشاء اللّٰہ تعالیٰ)

ایضاً: پہلی شب سے دسویں شب تک روزانہ بعد نمازِ عشاء دو(2)رکعت نماز پڑھے۔ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ کوثر تین(3) تین(3) بار اور سورۂ اخلاص تین(3) تین(3)مرتبہ پڑھنی ہے۔

انشاء اللّٰہ تعالیٰ اِس نماز کی عظمت کے سبب اللہ پاک اِس کے پڑھنے والے کے نامۂ اعمال میں بے شمار نیکیاں عطاء فرما کر بے شمار برائیاں مٹادے گا۔

ایضاً: ماہ ذی الحجہ کی پہلی شب سے دسویں شب تک روزانہ بعد نمازِ عشاء دو(2)رکعت نماز پڑھے۔پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی ایک(1)بار،سورۂ اخلاص پندرہ(15)دفعہ پڑھے۔اِس نماز پڑھنے والے کے گناہ اگر ریت کے ذرّوں کے برابر بھی ہوں گے تب بھی پروردگارِ عالم اپنی قدرتِ کاملہ سے اُس کے گناہ معاف فرما کر انشاء اللّٰہ تعالیٰ مغفرت فرمائے گا۔

ذی الحجہ کی دوسری شب بعد نمازِ عشاء چار(4)رکعت نماز دو(2)سلام سے پڑھے اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی تین(3) بار،سورۂ اخلاص تین(3)بار،سورۂ فلق تین(3)بار،سورۂ ناس تین(3)بار پڑھنی ہیں۔بعد سلام کے گیارہ(11)مرتبہ درود پاک پڑھ کر دعا کے لئے ہاتھ اُٹھا کر مندرجہ ذیل دعاء پڑھیں۔

سُبۡحَانَ ذِی الۡعِزَّۃِ وَالۡجَبَرُوۡتِ سُبۡحَانَ ذِی الۡقُدۡرَۃِ وَالۡمَلَکُوۡتِ سُبۡحَانَ الۡحَیِّ الَّذِیۡ لَایَمُوۡتُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ھُوَ یُحۡیِیۡ وَیُمِیۡتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوۡتُ سُبۡحَانَ اللّٰہِ رَبُّ الۡعِبَادِ وَالۡبَلَادِ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ کَثِیۡرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا عَلٰی کُلِّ حَالٍ اَللّٰہُ اَکۡبَر کَبِیۡراً رَبَّنَا وَجَلَا لَہٗ وَقُدۡرَتَہٗ بِکُلِّ مَکَانٍ ۝

دعا کے بعد گیارہ(11)مرتبہ درود شریف پڑھ کر بارگاہِ ربُ العزت میں جو بھی دعا مانگے اِنْ شَاءَ اللّٰہ تعالیٰ قبول ہو گی۔

ایضاً: ذی الحجہ کے پہلے جمعہ کو بعد نمازِ جمعہ چھ(6) رکعت نماز تین(3) سلام سے پڑھنی ہے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص پندرہ (15)پندرہ(15)مرتبہ پڑھیں پھر بعد سلام کے دس(10)مرتبہ مندرجہ ذیل کلمات پڑھے:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ

اول وآخر گیارہ(11)مرتبہ درود پاک پڑھ کر نماز کی قبولیت اور بخششِ گناہ کے لئے خدا تعالیٰ سے دعا مانگے اِنْ شَاءَ اللّٰہ تعالیٰ اللہ پاک اپنی قدرتِ کاملہ سے اِس نماز کے پڑھنے والے کے گناہ معاف فرما کر داخلِ بہشت فرمائے گا۔

وظائف: ذی الحجہ کی پہلی اور چھٹی تاریخ کو بعد نمازِ فجر یا ظہر حسبِ ذیل کلمات ایک سو(100)مرتبہ پڑھیں۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

ایضاً: ذی الحجہ کی دوسری اور ساتویں تاریخ بعد نمازِ فجر یا ظہر مندرجہ ذیل کلمات ایک سو(100)مرتبہ پڑھتے ہیں:

اَشْهَدُ اَنَّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اِلٰهًا وَّاحِدًا اَحَدًا صَمَدًا فَرْدًا وِتْرًا وَّلَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا

ایضاً: ذی الحجہ کی تیسری اور آٹھویں تاریخ کو بعد نماز فجر یا ظہر مندرجہ ذیل کلمات ایک سو(100)دفعہ پڑھتے ہیں:

اَشْهَدُ اَنَّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اَحَدًا صَمَدًا لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ط

ایضاً: ذی الحجہ کی چوتھی اور نویں تاریخ بعد نمازِ فجر یا ظہر ایک سو(100)مرتبہ حسبِ ذیل کلمات پڑھتے ہیں:

اَشْهَدُ اَنَّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

ایضاً: ذی الحجہ کی پانچویں اور دسویں تاریخ کو بعد نمازِ فجر یا ظہر مندرجہ ذیل کلمات کو ایک سو(100)دفعہ پڑھیں:

حَسْبِيَ اللّٰهُ وَكَفٰى سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ دَعَا لَيْسَ وَرَآءَ اللّٰهِ الْمُنْتَهٰى سُبْحَانَ لَمْ يَزَلْ كَرِيْمًا وَّلَا يَزَالُ رَحِيْمًا

حضرت رہبرِ عالم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ یہ کلمات برگزیدہ عشرۂ ذی الحجہ میں پڑھنے نہایت ہی مؤثر ہیں اور ان متبرک کلمات کے پڑھنے سے اول بے شمار عبادتِ الٰہی کا ثواب عطاء ہوگا، دوسرا، دس ہزار(10,000) نیکیاں اِس کے نامۂ اعمال میں لکھی جائیں گی اور دس ہزار(10,000) برائیاں مٹادی جائیں گی، تیسرا، بے شمار فرشتے اِس کے حق میں دعائے رحمت کریں گے، چوتھا، اِس کے عمل صالح ہوں گے، پانچواں، تلاوتِ کلام پاک کا ثواب اِنْ شَاءَ اللّٰہ تعالیٰ درگاہِ ربُ العزت سے عطا کیا جائے گا۔

ایضاً: عشرہ ذی الحجہ میں روزانہ باوضو کسی وقت بھی سورۂ فجر کا پڑھنا افضل ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو کوئی اِن مبارک ایام کی حرمت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے سورۂ فجر کا ورد کرے گا حق تعالیٰ یومِ حساب اُس کی بخشش فرمائے گا اور اُس کے لئے اُس دن کوئی خوف نہ ہوگا۔

ایضاً: ذی الحجہ کے دس(10) دن برابر بکثرت سورۂ ضحیٰ پڑھنے کی بڑی فضیلت ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس سورۃ کے پڑھنے والے کو اِنْ شَاءَ اللّٰہ تعالیٰ آتشِ دوزخ سے نجات عطاء فرمائے گا۔

نفل شبِ ترویہ: ذی الحجہ کی آٹھویں شب بعد نمازِ عشاء سولہ(16)رکعت نماز آٹھ(8)سلام سے پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی ایک(1)ایک(1)بار، سورۂ اخلاص پندرہ(15)پندرہ(15)مرتبہ پڑھے۔اِس نماز کا بے انتہا ثواب ہے اور یہ نماز واسطے مغفرت بہت افضل ہے۔

نفل یومِ ترویہ: ذی الحجہ کی آٹھ(8)تاریخ بعد نمازِ ظہر چھ(6)رکعت نماز تین(3)سلام سے پڑھے۔ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ عصر ایک(1) بار، دوسری میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ قریش، ایک(1)بار تیسری میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ کافرون ایک(1)بار، چوتھی میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ نصر ایک(1)بار، پانچویں اور چھٹی رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ اخلاص تین(3) تین(3)مرتبہ پڑھے۔اِنْ شَاءَ اللّٰہ تعالیٰ اِس نماز کے پڑھنے والے کو بے شمار عبادت کا ثواب عطا ہوگا۔

نفل شبِ عرفہ: ذی الحجہ کی نویں شب کو بعد نمازِ عشاء سو(100)رکعت نماز نفل پچاس(50)سلام سے پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص ایک(1)ایک(1)بار پڑھنی ہے۔اللہ پاک اِس نماز کے پڑھنے والے کے پچھلے تمام گناہ معاف فرما کر انشاء اللّٰہ العظیم مغفرت فرمائے گا۔

یومِ عرفہ: ذی الحجہ کی نو(9)تاریخ نمازِ ظہر اور عصر کے درمیان چار(4)رکعت نماز ایک(1)سلام سے پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص پچاس(50)پچاس(50)مرتبہ پڑھنی ہے۔ بعد سلام کے سورۂ اخلاص ایک ہزار(1000)مرتبہ پڑھے انشاء اللّٰہ تعالیٰ اِس نماز کا اللہ پاک اِس قدر ثواب عطاء فرمائے گا کہ کوئی اِس ثواب کا اندازہ نہیں لگا سکتا۔

وظائف: عرفہ کے روز بعد نمازِ فجر یہ دعاء چند مرتبہ پڑھے:

یَاذَخِیْرِیْ یَا ذَخِیْرَتِیْ یَامُمِدِّیْ عِنْدَ شِدَّتِیْ یَارِجَآءِیْ عِنْدَ مُصِیْبَتِیْ یَاغِیَاثِیْ عِنْدَ نَاقَتِیْ یَااُنْسِیْ فِیْ وَحْدَتِیْ یَارَحْمَتِیْ فِیْ وَقْتِیْ یَادَلِیْلِیْ فِیْ حَیْرَتِیْ بِکَ التَّوْفِیْقُ۔

اللہ پاک اِس دعاء کے پڑھنے والے کو ہزار(1000) نیکیاں عطاء کرتا ہے اور اس کے ہزار(1000)درجے جنت میں بلند کرتا ہے اور اس کی ہر حاجت قبول فرماتا ہے۔(انشاء اللّٰہ تعالیٰ)

﴿احادیثِ مبارکہ﴾

۱) روایت میں ہے جو عمل نیک بھی اِس عشرہ میں کیا جائے خواہ بڑا ہو یا چھوٹا اللہ تعالیٰ کو بہت پیارا ہے۔اِن دِنوں کے اعمال اور دِنوں کے برابر نہیں ہو سکتے۔اِس پر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ کیا اور دنوں میں جہاد فی سبیل اللہ کے عمل کے برابر بھی نہیں ہو سکتے۔ فرمایا نہیں مگر وہ مجاہد کہ جو خدا کی راہ میں مارا گیا اور اس کا مال بھی چھین لیا گیا۔[1](بخاری شریف)

۲) جس روز ذی الحجہ کا چاند ہو اُس روز سے لے کر تیرہ(13)ذی الحجہ کی رات تک کثرت سے تسبیح و تہلیل وغیرہ پڑھنا چاہیئے۔[2](بخاری شریف)

۳) روایت میں ہے کہ اس عشرے میں کثرت سے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرْ پڑھا کرو۔

---

[1] (مُخْتَصَر صَحِيحُ الإمَامِ البُخَارِي، كتاب العيدين، باب فضلِ العملِ في أيامِ التشريق، 297/1، الحديث:497،مكتَبة المَعارف للنَّشْر والتوزيع، الرياض، الطبعة: الأولى، 1422 هـ - 2002 م)

[2] (مسند الإمام أحمد بن حنبل، مسند المكثرين من الصحابة ، مسند عبد الله بن عمر بن الخطاب رضي الله تعالى عنهما ، 296/10، الحديث:6154، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الأولى، 1421 هـ - 2001 م)

موازنہ زیارتِ حرمین

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو		کعبہ تو دیکھ چکے کعبے کا کعبہ دیکھو
رُکنِ شامی سے مٹی وحشتِ شامِ غربت		اب مدینہ کو چلو صبحِ دِل آرا دیکھو
آبِ زمزم تو پیا خوب بجھائیں پیاسیں		آؤ جُودِ شہِ کوثر کا بھی دریا دیکھو
زیرِ میزاب ملے خوب کرم کے چھینٹے		ابرِ رحمت کا یہاں زورِ برسنا دیکھو
دھوم دیکھی ہے درِ کعبہ پہ بے تابوں کی		اُن کے مشتاقوں میں حسرت کا تڑپنا دیکھو
مثلِ پروانہ پھرا کرتے تھے جس شمع کے گرد		اپنی اُس شمع کو پروانہ یہاں کا دیکھو
خوب آنکھوں سے لگایا ہے غلافِ کعبہ		قصرِ محبوب کے پردے کا بھی جلوہ دیکھو
واں مطیعوں کا جگر خوف سے پانی پایا		یاں سیہ کاروں کا دامن پہ مچلنا دیکھو
اولیں خانۂ حق کی تو ضیائیں دیکھیں		آخریں بیت نبی کا بھی تجلّی دیکھو
زینت کعبہ میں تھا لاکھ عروسوں کا بناؤ		جلوۂ فرما یہاں کونین کا دولہا دیکھو
ایمنِ طور کا تھا رکنِ یمانی میں فروغ		شعلہ و طور یہاں انجمن آراء دیکھو
مہرِ مادر کا مزہ دیتی ہے آغوشِ حطیم		جن پہ ماں باپ فدا یاں کرم اُن کا دیکھو
عرض حاجت میں رہا کعبہ کفیل الحجاج		آؤ اب داد رسی شہ طیبہ دیکھو
دھو چکا ظلمتِ دل بوسۂ سنگِ اَسود		خاک بوسِ مدینہ کا بھی رتبہ دیکھو
کر چکی رفعتِ کعبہ پہ نظر پروازیں		ٹوپی اَب تھام کے خاکِ درِ والا دیکھو
بے نیازی سے وہاں کانپتی پائی طاعت		جوش رحمت پہ یہاں ناز گنہ کا دیکھو
جمعہ مکہ تھا عید اہلِ عبادت کے لئے		مجرمو آؤ یہاں عیدِ دوشنبہ دیکھو
ملتزم سے تو گلے لگ کے نکالے اَرماں		ادب و شوق کا یاں باہم الجھنا دیکھو
خوب مسعیٰ میں با اُمید صفا دوڑ لئے		رہِ جاناں کی صفا کا بھی تماشا دیکھو
رقصِ بسمل کی بہاریں تو مِنیٰ میں دیکھیں		دل خونا بہ فشاں کا بھی تڑپنا دیکھو
غور سے سن تو رضؔا کعبہ سے آتی ہے صدا		میری آنکھوں سے مرے پیارے کا روضہ دیکھو

(اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علی تعالیٰ علیہ)

فائدہ: نویں ذی الحجہ کو یومِ عرفہ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ اِس روز اپنے بندوں کو اِس قدر بخشتا ہے کہ شیطان بھی ذلیل ہو کر اپنے سر پر خاک ڈالنے لگتا ہے۔ عرفہ کا روزہ رکھنا مسنون ہے۔ جو شخص اس دن کا روزہ رکھے گا تو گویا اس نے اپنے ایک سال پچھلے اور ایک سال آئندہ کے گناہ بخشوائے۔ اس مہینے کی دس(10) تاریخ سے بارہ(12) تاریخ تک مسلمان سنتِ ابراہیمی کو پورا کرنے کے لئے جانور قربان کرتے ہیں اِس لئے اِس عید کو عیدِ قربان یا عید الاضحیٰ بھی کہتے ہیں۔

﴿زیارتِ حرمین طیبّین﴾

اِس ماہِ مقدس میں خوش نصیبوں کو زیارتِ حرمِ الٰہی و حرمِ نبوی نصیب ہوتی ہے تو امامِ اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ نے موازنہ کر کے سمجھایا ہے کہ اِن دونوں میں تمہاری فلاح و بہبودی کا دار و مدار کس میں ہے۔ پہلے مذکورہ بالا پوری نعت پڑھ لیں پھر فقیر اُویسی غفر لہٗ کا اجمالی اشارہ پڑھیں۔

نمبر شمار	کعبۂ معظمہ	روضۂ رسول (ﷺ)
1۔	حج کی سعادت سبحان اللہ	روضہ رسول اللہ (ﷺ) سے محروم نہ رہنا کیوں کہ یہ صاحبِ روضہ (ﷺ) کعبہ کا بھی قبلہ ہے۔
2۔	واقعی رکنِ شامی سے طواف کے وقت صرف وحشت دور ہوئی۔	مدینہ پاک کی حاضری پر نہ صرف دارین کی وحشت دور بلکہ دائمی تسکین قلبی نصیب ہو گی جس کی ہر کسی کو تلاش ہے۔
3۔	آبِ زمزم سے تو صرف پیاس بجھی۔	مدینہ پاک میں حوضِ کوثر کے والی (ﷺ) کے جود و عطا کا دریا بہہ رہا ہے۔
4۔	میزابِ رحمت سے صرف چھینٹا نصیب ہوا۔	مدینہ پاک میں ابرِ رحمت موسلادھار بارش کی طرح برس رہا ہے کہ بے حساب ہر ایک کو رحمت نصیب ہوتی ہے۔
5۔	کعبہ میں بے تابوں کی دھوم دیکھ لی۔	مدینہ پاک میں عشاقِ مصطفیٰ (ﷺ) کی حسرت کا یہ عالم ہے کہ پہرے دار اگرچہ جالی مبارک کو ہاتھ نہیں لگانے دیتے لیکن اِن کا دور سے نظارے کا عجب سماں بندھا ہوا ہے۔
6۔	طوافِ کعبہ میں حجاجِ کعبہ کے گرد پروانہ وار گھوم رہے ہیں نہ گرمی کی پرواہ نہ سردی کا خطرہ۔	وہ کعبہ اِسی طرح گنبدِ خضریٰ کے والی (ﷺ) کا پروانہ ہے۔
7۔	غلافِ کعبہ آنکھوں پہ لگانا خوب!	گنبدِ خضرا کے اندر سبز پردوں کو جالیوں سے عاشقانِ مصطفیٰ (ﷺ) کے جھانکنے کا عجیب انداز ہوتا ہے۔
8۔	کعبہ معظمہ میں اطاعت گزاری کے باوجود خوفِ خداوندی سے جگر پانی ہوا جا رہا ہے۔	مدینہ پاک کے دولہا کی رحمت و شفاعت کے تصوّر میں سیاہ کاری کا تصور کہاں۔ اُلٹا دامن کو لپٹا کر دیوانے مست ہیں کہ دامن ہاتھ لگ گیا اَب غم کا ہے کا۔

9۔	کعبہ معظمہ پہلا خانہ حق ہے کہ دنیا میں سب سے پہلے اِسی سے ضیاءِ باری چمکا۔	مدینہ طیبہ میں حبیبِ خدا(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے یہاں قدم رنجہ فرمایا تو تجلیاتِ حق کی مرکزیت کا ظہور ہوا کہ جس کی کعبہ معظمہ کی ضیاء ادنیٰ سی چمک ہے۔
10۔	کعبہ معظمہ میں کتنے ہی محبوبانِ خدا تشریف فرما تھے۔	ان سب کا آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو مدینہ پاک میں ہی ہے۔
11۔	رکنِ یمانی تو صرف طورِ ایمن کا اِشارہ ہی تھا۔	مدینہ پاک تو خود طور کے جلوؤں کا مرکز ہے۔
12۔	حطیم کعبہ معظمہ میں واقعی روحانی مزہ نصیب ہوتا ہے۔	مدینہ پاک وہی ہے جہاں حطیم خود قربان ہونے کو ترستا ہے۔(وہ حطیم جس کی حالت ایسی کے طرفِ مدینہ باندھے ہوئے ہاتھ ہے۔)
13۔	کعبہ معظمہ حجاج کا کفیل ہے جب اِسے عرض کیا جائے۔	مدینہ پاک میں بے مانگے منہ مانگا اِنعام عطا ہو رہا ہے۔
14۔	حجرِ اسود کے بوسے سے اتنا ہوا کہ گناہ دُھل گئے اور دل کی سیاہی صاف ہوئی۔	مدینہ پاک کی حاضری پر صرف خاکِ غبارِ مدینہ بھی **شفاء لکل داءٍ**(جسمانی وروحانی) ہے۔
15۔	رفعتِ کعبہ معظمہ۔اللہ اللہ !	مدینہ پاک کی خاک کا یہ عالم ہے کہ اِس کی بلندی ورفعت دیکھنے پر سر پہ رکھی ہوئی ٹوپی کو تھامنا پڑتا ہے یہ تو خاک ہے تو پھر شہِ لولاک (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے آستانہ عالیہ کا عالم کیا ہو گا۔
16۔	کعبہ معظمہ کی بے نیازی کا یہ حال کہ اِطاعت کو اُلٹا خطرہ ہے کہ نامعلوم منظور ہوئی یاد ھکیلی گئی۔	مدینہ پاک میں اُلٹا مجرم کو گناہ سے ناز ہے کہ ؎ تیرے دامن میں چھپا چور انوکھا تیرا
17۔	مکہ معظمہ میں جمعہ کی فضیلت بجا۔	مدینہ پاک میں عیدِ دوشنبہ یعنی محافلِ عید میلاد النبی(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی چہل پہل(کہ نجدیوں کی پابندی کے باوجود دیوانوں کی محفل سج دھج کر قابل دید شنید ہوتی ہے۔)
18۔	ملتزم کو حجاج کا چمٹنا۔	یہاں یہ حال ہے کہ گنبدِ خضریٰ کے ارد گرد پہرے دار شب وروز نقلی چوکیدار کی طرح کھڑے ہیں لیکن عُشاق ہیں کہ ہر جگہ چمٹنے کے لئے ترس رہے ہیں۔
19۔	مسعیٰ(صفاومروہ) کی دوڑنے کی جگہ حاجی صاحب خوب دوڑے ہو مبارک ہو۔	مدینہ طیبہ کی طرف عاشق کو جاتے ہوئے بھی دیکھو کہ وہ کس طرح مست الست ہو کر جا رہا ہے اور پھر اسے مدینہ پاک کی گلیوں میں گھومتے پھرتے دیکھنا کہ گویا زبانِ حال سے کہہ رہا ہے نہ جنت نہ جنت کی کلیوں میں دیکھا مزہ جو مدینے کی گلیوں میں دیکھا

20۔	منٰی(مزدلفہ۔عرفات)میں حجاج کاحال کسی سے بھی مخفی نہیں۔	مدینہ پاک میں عشاق کی حاضری پر محسوس ہوتاہے۔
21۔	رضاؔ(امام احمد رضابریلوی قدس سرہٗ)کی نہ مانو چلو کعبہ معظمہ سے ہی سنو کیا کہہ رہاہے	(میزابِ رحمت کی طرف اشارہ جوکہ عین حطیم کے اُوپراور طرف مدینہ کے ہے) ؎میری آنکھوں سے میرے پیارے کا روضہ دیکھو

نوٹ: اِن اشعار کی تشریح ودلائل فقیر اُویسی غفرلہٗ نے ''شرح حدائقِ بخشش'' میں عرض کردی ہے۔

☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کواِن ایام سے زیادہ محبوب اور کوئی دن نہیں ہے۔اوراِن میں دس(10)دنوں سے افضل اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی دن نہیں ہے کہا گیا کہ راہِ خدا میں جہاد کے دن بھی ایسے نہیں ہیں؟آپ ﷺ نے فرمایا کہ راہِ خدا میں جہاد کے دن بھی اِن جیسے نہیں مگر جس شخص نے راہِ خدامیں اپنے گھوڑے کو زخمی کردیااور خود بھی زخمی ہوا۔[3]

☆ حضرتِ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ایک جوان جواَحادیثِ رسول اللہ ﷺ کوسنا کرتا تھا،جب ذی الحجہ کا چاند نظر آیا تواُس نے روزہ رکھ لیا۔جب حضور ﷺ کو یہ خبر ملی توآپ ﷺ نے اُسے بلایااور پوچھا تجھے کس نے اِس بات پر آمادہ کیا کہ تو نے روزہ رکھ لیا؟اُس نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں،یہ حج وقربانی کے دن ہیں،شاید کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی اُن کی دعاؤں میں شامل فرمالے،آپ ﷺ نے فرمایا تیرے ہر دن کے روزہ کا اجر سو(100)غلام آزاد کرنے کے برابر،سو(100)اونٹوں کی قربانیوں اور راہِ خدا میں دیئے گئے سو(100)گھوڑوں کے اَجر کے برابر ہے۔جب آٹھویں ذی الحجہ کادن ہوگا تو تجھے اُس دن کے روزہ کاثواب ہزار(1000)غلام آزاد کرنے،ہزار(1000)اُونٹ کی قربانی کرنے اور راہِ خدامیں سواری کے لئے ہزار(1000)گھوڑے دینے کے برابر حاصل ہوگا۔جب نویں کادن ہوگا تجھے اُس دن کے روزہ کاثواب دوہزار(2000)غلام آزاد کرنے،ہزار(1000)اُونٹوں کی قربانی کرنے اور راہِ خدامیں سواری کے لئے دیئے گئے ہزار(1000)گھوڑوں کے اجر کے برابر عطاہوگا۔[4]

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ نویں ذی الحجہ کا روزہ دو(2)سال کے روزوں کے برابر اور عاشورہ کا روزہ ایک(1)سال کے روزہ کے برابر ہے۔[5]

مفسرین کرام اس فرمانِ الٰہی: وَ وٰعَدْنَا مُوْسٰى ثَلٰثِیْنَ لَیْلَةً وَّ اَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ (پارہ۹،سورۃالاعراف،اٰیت۱۴۲)[6]کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ اِن دس(10)راتوں سے مراد ذی الحجہ کی پہلی دس(10)راتیں ہیں۔[7]

---

3) الفاظ تھوڑے مختلف ہیں۔
(مسند الإمام أحمد بن حنبل،ومن مسند بني هاشم ، مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب عن النبي صلى الله عليه وسلم ، بداية مسند عبد الله بن العباس، 51/11، الحديث:3228، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الأولى، 1421 هـ - 2001 م)
(تنبيه الغافلين بأحاديث سيد الأنبياء والمرسلين للسمرقندي ،باب فضل أيام العشر، 326/1، الحديث:466، دار ابن كثير، دمشق – بيروت، الطبعة: الثالثة، 1421 هـ - 2000 م)

4) (تنبيه الغافلين بأحاديث سيد الأنبياء والمرسلين للسمرقندي ،باب فضل أيام العشر، 327/1، الحديث:468، دار ابن كثير، دمشق – بيروت، الطبعة: الثالثة، 1421 هـ - 2000 م)

5) (تنبيه الغافلين بأحاديث سيد الأنبياء والمرسلين للسمرقندي ،باب فضل أيام العشر، 327/1، الحديث:469، دار ابن كثير، دمشق – بيروت، الطبعة: الثالثة، 1421 هـ - 2000 م)

6) **ترجمہ:** اور ہم نے موسٰی سے تیس(30)رات کا وعدہ فرمایااوران میں دس(10)اور بڑھا کر پوری کیں۔

7) حوالہ مذکورہ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دنوں میں سے چار(4)دن، مہینوں میں سے چار(4) مہینے، عورتوں میں سے چار(4)عورتیں پسند فرمائی ہیں۔ چار(4)آدمی جنت میں سب سے پہلے جائیں گے اور چار(4)آدمیوں کی جنت مشتاق ہے۔

☆ دنوں میں سے پہلا جمعہ کا دن ہے،اِس میں ایسی ساعت ہے کہ جب کوئی بندہ اِس ساعت میں اللہ تعالیٰ سے دنیا یا آخرت کی کسی نعمت کا سوال کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسے عطا فرماتا ہے۔

☆ دوسرا نویں ذی الحجہ (عرفہ) کا دن ہے،جب عرفہ کا دن ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں میں فخر کرتا ہے اور فرماتا ہے اے فرشتو! میرے بندوں کو دیکھو جو بکھرے بال، غبار آلود چہرے لئے مال خرچ کر کے اور جسموں کو مشقت میں ڈال کر حاضر ہوئے ہیں، تم گواہ ہو جاؤ میں نے اِنہیں بخش دیا ہے۔

☆ تیسرا قربانی کا دن ہے جب قربانی کا دن ہوتا ہے اور بندہ قربانی سے قربِ الٰہی طلب کرتا ہے تو جو نہی قربانی کے خون کا پہلا خطرہ زمین پر گرتا ہے وہ بندے کے ہر گناہ کا کفارہ ہو جاتا ہے۔

☆ چوتھا عید الفطر کا دن ہے، جب بندے ماہِ رمضان کے روزے رکھ لیتے ہیں اور عید کی نماز پڑھنے باہر نکلتے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے کہ ہر کام کرنے والا اُجرت طلب کرتا ہے، میرے بندوں نے مہینہ بھر روزے رکھے اور اَب عید کے لئے آئے ہیں اور اپنا اَجر طلب کر رہے ہیں، میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اِنہیں بخش دیا ہے اور پکارنے والا پکار کر کہتا ہے اے اُمتِ مصطفیٰ ﷺ! تم لوٹ جاؤ، اللہ تعالیٰ نے تمہاری برائیوں کو نیکیوں میں بدل دیا ہے۔[8]

چار پسندیدہ مہینے: چار(4)پسندیدہ مہینے یہ ہیں: رجب المرجب، ذی قعدہ، ذی الحجہ اور محرم الحرام۔

عورتیں یہ ہیں: مریم بنت عمران، خدیجہ بنت خویلد (جو جہان کی عورتوں میں سب سے پہلے اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان لائیں۔)، فرعون کی بیوی آسیہ بنت مزاحم اور جنتی عورتوں کی سردار فاطمہ بنت محمد (ﷺ) (رضی اللہ عنہا) سب سے سبقت لے جانے والے: ہر قوم میں سے ایک سبقت لے جانے والا ہے، عرب میں سے سبقت لے جانے والے ہمارے آقا و مولیٰ ﷺ ہیں، فارس سے حضرت سلمان، روم سے حضرت صہیب اور حبشہ سے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

وہ چار(4) جن کی جنت مشتاق ہے وہ یہ ہیں: حضرت علی بن ابی طالب، حضرت سلمان الفارسی، حضرت عمار بن یاسر اور حضرت مقداد بن رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں۔[9]

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے یوم الترویہ (آٹھویں ذی الحجہ) کا روزہ رکھا، اللہ تعالیٰ اُسے حضرتِ ایوب علیہ اسلام کے مصائب پر صبر کرنے کے برابر ثواب عطا فرماتا ہے اور جس نے یومِ عرفہ (ذی الحجہ کی نویں) کا روزہ رکھا، اللہ تعالیٰ اُسے حضرتِ عیسیٰ علیہ السلام کے برابر ثواب عطا فرماتا ہے۔[10]

آپ ﷺ سے یہ بھی مروی ہے کہ جب عرفہ کا دن ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کو پھیلاتا ہے اِس دن سے زیادہ کسی دن میں بھی لوگ آگ سے آزاد نہیں ہوئے اور جس نے عرفہ کے دن اللہ تعالیٰ سے دنیا یا آخرت کی حاجت طلب کی تو اللہ تعالیٰ اُس کی حاجت پوری کر دیتا ہے اور عرفہ کے دن کا روزہ

---

[8] (تنبيه الغافلين بأحاديث سيد الأنبياء والمرسلين للسمرقندي ،باب فضل أيام العشر، 329/1، الحديث:472، دار ابن كثير، دمشق – بيروت، الطبعة: الثالثة، 1421 هـ - 2000 م)

[9] (تنبيه الغافلين بأحاديث سيد الأنبياء والمرسلين للسمرقندي ،باب فضل أيام العشر، 329/1، الحديث:472، دار ابن كثير، دمشق – بيروت، الطبعة: الثالثة، 1421 هـ - 2000 م)

[10] (التفسير الكبير ،البقرة: 198، 325/5، دار إحياء التراث العربي – بيروت، الطبعة: الثالثة - 1420 هـ)
(غرائب القرآن ورغائب الفرقان ،البقرة: 198، 560/1، دار الكتب العلميه – بيروت، الطبعة: الأولى - 1416 هـ)

ایک (1) سال گذشتہ اور ایک (1) آئندہ سال کے گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے۔ اور اس میں یہ حکمت ہے **واللّٰہ اعلم** کہ یہ دن دو (2) عیدوں کے درمیان ہے اور عیدین مومنوں کے لئے مسرت کے دن ہوتے ہیں اور اِس سے بڑھ کر کوئی مسرت نہیں کہ اُن لوگوں کے گناہ بخش دیئے جائیں۔ [11]

عاشوراء کا دن عیدین کے بعد ہوتا ہے لہٰذا اِس کا روزہ ایک (1) سال کے گناہوں کا کفارہ ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ یومِ عاشوراء موسیٰ علیہ السلام کے لئے تھا اور یومِ عرفہ حضور ﷺ کے لئے ہے اور آپ ﷺ کی عزت و عظمت دیگر انبیاء علیہم السلام سے ارفع و اعلیٰ ہے۔

فقط و السلام

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابو الصالح **محمد فیض احمد اُویسی رضوی** غفرلہٗ

بہاول پور، پاکستان

☆......☆......☆

[11] (تنبيه الغافلين بأحاديث سيد الأنبياء والمرسلين للسمرقندي ،باب فضل أيام العشر، 327/1، الحديث:468، دار ابن كثير، دمشق – بيروت، الطبعة: الثالثة، 1421 هـ - 2000 م)